رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ
روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۵۳ | ہفتہ ۲۲- رمضان ۱۴۱۴ھ '۵- امان ۱۳۷۳ ہش '۵- مارچ ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی خاص قوم

اگر تم اپنے نفس سے در حقیقت مرجاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہو گا۔ اور وہ گھر بابرکت ہو گا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہو گی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہو گا جہاں ایسا آدمی رہتا ہو گا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ (حضرت بانی سلسلہ)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قیامت تک ہر قوم کیلئے عظیم الشان رحمت ہیں

مشوروں سے دل کے وہم نکلتے ہیں اور قوت عمل اور طاقت ملتی ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے درس قرآن فرمودہ ۲۳- فروری ۱۹۹۴ء کا خلاصہ جو احمدیہ ٹیلی ویژن سے دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۲۳/ فروری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر درس القرآن دیتے ہوئے سورہ آل عمران کی آیات ۱۵۸'۱۵۹'۱۶۰ کی تشریح فرمائی۔ ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ اگر تم اللہ کے راستے میں مارے جاؤ یا مرجاؤ تو اللہ کی طرف سے آنے والی مغفرت اس سے جو وہ جمع کرتے ہیں بہتر ہو گی اور اگر مارے جاؤ یا مرجاؤ تو اللہ کی طرف ہی لے جائے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت نبی کریم ﷺ کو فرماتا ہے کہ تو اس عظیم الشان رحمت کی وجہ سے جو اللہ کی طرف سے ہے ان کے لئے نرم دل واقعہ ہوا ہے اگر تو بد اخلاق ہوتا یا سخت دل ہوتا تو وہ تجھے چھوڑ کر بکھر جاتے پس ان سے عفو کا سلوک کر اور ان کے لئے بخشش مانگ اور ان سے اہم معاملات میں مشورہ کیا کر پس جب تو فیصلہ کر لے تو مشورہ کے باوجود فیصلہ تیرا اپنا ہو گا پھر تو اللہ پر توکل کر اللہ یقیناً توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

آیت ۱۵۸ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس میں یہ ذکر ہے کہ اگر تم قتل ہو جاؤ یا مارے جاؤ۔ اس میں سوال یہ ہے کہ قتل کو پہلے اور مارے جانے کو بعد میں کیوں رکھا ہے۔ مفسرین نے اس کا یہ مطلب نکالا ہے کہ خدا کی راہ میں شہادت کا مرتبہ بڑا ہے۔ اس لئے مرتبے کی فضیلت کے اعتبار سے اللہ کی راہ میں قتل، ہونے کو پہلے رکھا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ بات بھی درست ہو سکتی ہے لیکن اصل وجہ یہ ہے کہ جنگ میں طبعی موت تو دور کی بات ہوتی ہے جبکہ شہادت بدرجہ اولیٰ میسر آجاتی ہے۔ دوسرے حصے میں یہ ترتیب بدل گئی ہے وہاں موت کا ذکر پہلے ہے۔ یہاں اس تبدیلی کی وجہ یہ ہے کہ یہاں عام تجارت کی غرض سے نکلنے کا ذکر ہے۔ تجارت کے سفروں میں بھی بہت سے لوگ سفر کی مشقتوں کی تاب نہ لا کر دم توڑ جاتے ہیں۔ اور ایسے سفروں میں قتل کا امکان کم ہوتا ہے۔ اس لئے قتل کو بعد میں رکھا ہے۔ تاہم مرتبہ کے اعتبار سے شہید کا مرتبہ ہی بڑا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں بھی مربیان اور واقفین کی ایسی وفات کو جو بظاہر طبعی موت ہو لیکن خدا کی راہ میں کام کرتے ہوئے گھر سے باہر آئے' اس کو خدا کی راہ میں جان دینا کہا جاتا ہے۔ اور اللہ سے بھی امید رکھی جاتی ہے کہ وہ بھی ایسے وفات شدگان کو مرتبہ بلند عطا کرے گا۔

علامہ رازی نے اس آیت پر مجموعی بحث کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے اس شبہ کا جواب دیا ہے موت کے سوا کوئی فرار کا رستہ نہیں جب یہ اللہ کی راہ میں آئے تو بہتر ہے کہ دنیا کی لذت کو ترک کرتے ہوئے اسے اختیار کیا جائے۔

ایک اور مفسر ابن عطیہ نے لکھا ہے کہ مغفرۃ سے موت یا قتل کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مغفرۃ کا قتل سے اور رحمت کا موت سے تعلق ہے۔ دونوں کا مغفرت سے بھی اور رحمت سے بھی تعلق ہے۔ جب انسان قتل ہو یا طبعی موت پائے تو سب سے پہلا سوال مغفرت کا اٹھتا ہے۔ سب سے اہم مسئلہ مغفرت کا اٹھے گا۔ اللہ فرماتا ہے کہ دونوں صورتوں میں تم سے مغفرت کا وعدہ کرتا ہوں اس کے بعد رحمت کا لامتناہی مضمون شروع ہو گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان دونوں آیات کا مضمون واضح ہے۔ پہلی آیت شہادت کے بارے میں ہے اس میں اللہ کے رستے میں مارے جانے کا ذکر ہے۔ اس لئے قتل (بمعنی شہادت) کو پہلے اور موت کو بعد میں رکھا ہے۔ دوسری آیت میں چونکہ سبیل اللہ کا ذکر نہیں اس لئے قرآنی فصاحت و بلاغت نے ترتیب بدل دی ہے۔ اور پہلے عام موت کو اور بعد میں قتل کو رکھا ہے کیونکہ اس میں طبعی موت کا زیادہ امکان ہے اور قتل کا امکان شاذ ہی ہوتا ہے۔ ان آیات (آل عمران ۱۵۸ اور

باقی صفحہ ۶ پر

نکاح

○ مکرم مقصود ملک صاحب مالک ہائی ٹیک کمپیوٹر سٹور۔ ٹرانٹو کینیڈا ابن مکرم ملک محمود مجید خان صاحب ایڈووکیٹ لاہور کا نکاح ہمراہ مکرمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم شمیم احمد صدیقی صاحب ایڈووکیٹ ۱۳- علی بلاک اعوان ٹاؤن۔ ملتان روڈ لاہور مورخہ ۱۸- فروری ۹۴ کو دارالذکر لاہور میں مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر مکرم چوہدری حنیف احمد محمود صاحب مربی انچارج لاہور نے پڑھا اور دعا کرائی۔

عزیز مقصود ملک صاحب مکرم ملک عبدالمجید خان صاحب لاہور کے پوتے اور مکرم ملک مبارک علی صاحب لاہوری رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور استانی حمیدہ بیگم صاحبہ نصرت ہائی سکول ربوہ کے نواسے ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت ہی باعث برکت بنائے۔

شکریہ احباب

○ محترمہ امتہ السمیع شہناز صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب اسلام آباد سے تحریر کرتی ہیں کہ میرے خاوند مکرم نصیر احمد صاحب طارق نیشنل بینک مظفر آباد کی وفات پر بہت سے دوست احباب اور رشتہ داروں کی طرف سے تعزیتی خطوط اور پیغامات ملے ہیں۔ دیگر جملہ احباب و خواتین نے تمام مراحل میں میری اور میرے بچوں کی مدد اور تعاون کیا ہے۔ میں اپنے تمام ہمدردان کا بذریعہ الفضل شکریہ ادا کرتی ہوں اور ان کے جذبات اور خدمات کی قدردان ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ شاہدرہ لاہور ۹۴-۲-۲۴ کو اچانک دل کی تکلیف ہوئی اور پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں ہفتہ بھر داخل رہے احباب دعا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** دو روپیہ

۵ - امان ۱۳۷۳ ہش ۵ - مارچ ۱۹۹۴ء

کم ہمتوں کا ہتھیار

انسانی زندگی میں ہر قسم کے انسان مل جاتے ہیں۔ دلیری اور جرات سے کام کرنے والے' دن رات ایک کر کے اپنا مقدر سنوارنے والے اور کم ہمت' کمزور' کسل اور سستی کا شکار رہ کر ساری زندگی اپنے لئے مشکلات اور پریشانیاں پیدا کرتے رہنے والے۔ جو استقامت اور صبر و حوصلے کے ساتھ مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کر کے کامیابیاں حاصل کرتے ہیں ان کے لئے بد قسمتی کا لفظ بے معنی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اصل تقدیر وہی ہے جو انسان اپنے دو ہاتھوں سے بناتا ہے۔ اور اس کے مقابل پر زندگی کی دوڑ میں کم ہمتی اور بے صبری سے کام لینے والے اور ناکامی کو سامنے دیکھ کر ہاتھ پاؤں توڑ کر پڑے رہنے والے وہ ہوتے ہیں جو ہر ناکامی کو اپنی بد قسمتی شمار کرتے ہیں' تقدیر ہی یہ تھی۔ ہماری تو قسمت ہی ایسی ہے۔

دراصل یہ الفاظ کم ہمتوں کا ہتھیار ہیں۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع احمدیہ ٹیلی ویژن پر جو درس قرآن دے رہے ہیں ان کو سننے سے فکر کی کئی نئی راہیں کھلتی ہیں اور عقدے حل ہوتے ہیں۔

تقدیر کے مسئلے کے بارے میں حضرت صاحب نے یہ بات کھول کر رکھ دی ہے کہ ایک طبعی قانون ہے جو اس کے خلاف چلے گا نقصان اٹھائے گا۔ آگ جل رہی ہے آپ اس میں اپنا ہاتھ دے دیں ہاتھ جل جائے تو یہ کہیں کہ میری تو قسمت ہی ایسی ہے۔ یہ نادانی اور بیوقوفی ہے۔ آگ طبعی قانون کے تحت ہاتھ جلائے گی۔ اللہ کی تقدیر یہ ہے کہ وہ کبھی کبھی استثنائی طور پر آگ کو گلزار بننے کا حکم دے دے۔ لیکن جہاں یہ تقدیر نہ ہوگی وہاں طبعی قانون کا اصول چلتا رہے گا۔

یہی حال انسانی محنتوں اور کوششوں کا ہے۔ خدا کو نہ ماننے والے یا کسی باطل مذہب کے پیروکار یا دن رات خدا اور اس کے دین کی مخالفت کرنے والے بھی اگر کوئی کامیابی اپنی عام زندگی میں حاصل کرتے ہیں تو طبعی اصولوں پر عمل کر کے حاصل کرتے ہیں۔

اپنی ہمتوں کو مجتمع کر کے طبعی قانون پر عمل میں کوئی کمی نہ رہنے دیں۔ تب آپ کی کوشش کے خلا پورے کرنے کے لئے خدا کی تقدیر حرکت میں آسکتی ہے۔ ورنہ تقدیر کا گلہ تو ہمیشہ سے کم ہمتوں کا ہتھیار رہا ہے۔

سلاخوں میں سے نظارہ کریں گے
ہر اک ذرّے کو مہ پارہ کریں گے
طنابیں توڑ دیں گے قید کی ہم
ہر اک ظالم کو ناکارہ کریں گے

ابوالاقبال ۹۴-۲-۲۶

"دل ٹھاٹھاں پیا مریندا اے"

اک تخت سنگھاسن پر بیٹھا وہ روپ اپنا دکھلاتا ہے
ہر دل کے حزیں جذبات سبھی وہ دُور کہیں لے جاتا ہے

بس دل میں اُتر سی جاتی ہے وہ بات ایسے سمجھاتا ہے
سجدوں میں بچھا دل حیراں سا چوکھٹ پہ دھرا رہ جاتا ہے

سَر ساز کا جادو لہرا کر نغمات کی لے میں گاتا ہے
"دل ٹھاٹھاں پیا مریندا اے" دل ہاتھ سے چھوٹا جاتا ہے

خُم کے خُم ہاتھ میں لے لے کر درشن کے جام لنڈھاتا ہے
دل دیدۂ حیراں سا ہو کر راہوں میں بچھا سا جاتا ہے

محفل میں سماں بندھ جاتا ہے وجدان تسلی پاتا ہے
یہ وقت کا پنچھی پل بھر میں کیوں پنکھ لگا اڑ جاتا ہے

کچھ اور بھڑک سی جاتی ہے مانا وہ پیاس بُجھاتا ہے
ساقی ہر روز پلاتا ہے اور خود پیاسا رہ جاتا ہے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

امانت یکصد یتامیٰ

۱۔ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہئیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرمادیں

۲۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقبل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی' دارالضیافت ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قطعات کی بہار

منزلوں میں سے ایک منزل ہے
اس سے آگے بھی جائیں گے ہم لوگ
ہم کو معلوم ہے ہدف اپنا
بالیقیں اس کو پائیں گے ہم لوگ

۲۴-۲-۹۴

وہ کون ہے جو الیاس منیر کو جاکر دے پیغام مرا
اب آپ کی صف میں آئندہ سے آیا کرے گا نام مرا
اللہ اسیروں کے حق میں ہر ایک دعا منظور کرے
دنیا میں بھلا ہو سکتا ہے اس سے بھی بڑا انعام مرا

۲۵-۲-۹۴

ہر شخص جو مامور ہے خدمت پہ ہماری
اک اجرِ عظیم اس کی سعادت کا صلہ ہو
اک نعمتِ عظمیٰ ہو خداوند کی ہر دین
گو ہونٹ کسی شے کی طلب میں نہ ہلا ہو

۲۴-۲-۹۴

سنگترے سیب اور کیلے ہیں
یہ تو اخلاص ہی کے ریلے ہیں
قید میں آ کے آپ کا ملنا
روح کی تازگی کے میلے ہیں

۲۵-۲-۹۴

مجھ پر جو الزام لگا ہے وہ سب کو حیران کرے گا
جن کی آنکھوں میں آنسو ہیں اُن کو بہت ہلکان کرے گا
اہل خرد سمجھیں تو انہیں سمجھائے گا برہان کی باتیں
آنکھیں کھولے گا وہ سب کی تشحیذ الاذہان کرے گا

۲۴-۲-۹۴

خداوندا اسیران رہ مولا رہا کر دے
زمیں کا کیا ہے تُو اب آسماں سے فیصلہ کر دے
زمیں سے عدل ملنے کی توقع اب کسے ہوگی
سوا اس کے کہ تُو منصف کے دل کو باصفا کر دے

۲۵-۲-۹۴

ہتھکڑی مجھ کو لگائی چوہدری صاحب کے ساتھ
دوستی جو تھی پرانی اس سے تازہ ہو گئی
لوگ مَلنا چاہتے تھے دُھول چہروں پر مگر
اپنے رُخ پر دُھول چمکی اور غازہ ہو گئی

۲۵-۲-۹۴

منصف سے شکایت' نہ وکیلوں سے گلہ ہے
جو میرا مقدّر تھا وہی مجھ کو ملا ہے
ہے بندۂ ناچیز پہ اللہ کا احسان
یہ میری وفاؤں کی نہ اجرت نہ صلہ ہے

۲۵-۲-۹۴

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد احمد- یونیورسٹی آف مانچسٹر

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام- مایہ ناز سائنس دان

پروفیسر عبدالسلام پاکستان کے مایہ ناز سائنس دان ہیں جنہوں نے پاکستان کے لئے طبیعات کے شعبہ میں ۱۹۷۹ء کا نوبل انعام حاصل کیا۔ اگرچہ نوبل انعام پروفیسر سلام صاحب کی غیر معمولی خدا داد صلاحیتوں کا معمولی انعام ہے۔ وہ صرف ایک سائنس دان ہی نہیں بلکہ اعلیٰ ترین اوصاف کے حامل انسان بھی ہیں۔ ان کی زندگی کے نمایاں پہلو مذہبی تعلیمات پر عمل کرنا، قدرت کی ہمہ گیر طاقتوں کو یکجا کرنا اور پوری انسانیت کو ایک پلیٹ فارم کھڑا کرنے کے علاوہ کچھ نہیں۔

چناب کے کنارے ۲۹ جنوری ۱۹۲۶ء میں پیدا ہوئے، عالمی شہرت یافتہ ماہر طبیعات جو تیسری دنیا کا غم، ایک شاعر کا سا دل اور ایک سائنس دان کا دماغ رکھتے ہیں، وہ کائنات میں موجود خوبصورتی، حسن اور سادگی سے متاثر ہو کر اپنی سائنسی تحقیقات میں بھی اسی قسم کی چیزیں ڈھونڈنے میں ہر وقت مصروف رہتے ہیں۔ قدیم یونانیوں کا نظریہ تھا کہ تمام قدرتی مناظر و مظاہر میں صرف چار چیزوں کی ہی آمیزش ہے وہ چار آگ، مٹی، ہوا اور پانی ہیں۔ لیکن بیسویں صدی کی فزکس کی تحقیقات بھی یونانیوں سے قدرے مطابقت رکھتی تھی کہ کائنات میں موجود تمام قدرتی مناظر و مظاہر میں چار ہی بنیادی قوتیں برسرپیکار دکھائی دیتی ہیں۔ یہ کشش ثقل، برق مقناطیسی قوت، کمزور اور طاقتور نیوکلیائی قوت۔ کیونکہ تقریباً آج سے ۱۵۰۰۰ ملین سال قبل، خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ساری کائنات ایک ہی ذرہ سے پھوٹی تھی تاہم اس وقت ایک ہی طاقت کے انتشار کے نتیجہ میں یہ سب کچھ وجود میں آیا۔ یہ زماں و مکاں، یہ زندگی، یہ اجرام فلکی، یہ سیارے، یہ تارے وغیرہ۔

ان چار قوتوں کو سلام صاحب نے متعین کر کے آئندہ تمام تحقیقات کو اس پگڈنڈی پر ڈال دیا ہے جو ان تین کو دو اور پھر بالآخر ایک قوت کے وجود کی طرف لے جائے گی۔ تاہم یہ ایک قوت مختلف جگہوں پر اپنے مختلف روپ میں جھلکی نظر آئے، ایک ایٹم میں بھی جس نے الیکٹرانوں کو مرکزہ کے اوپر مختلف مداروں میں گھومنے پر مجبور کر رکھا ہے۔ ایک مرکزہ میں بھی جس نے دو مثبت چارج والے پروٹانوں کو (Repulsive Force) کے باوجود ایک نہایت چھوٹی سی جگہ میں سمٹے رہنے پر مجبور کیا اور ستاروں کو بھی جس نے اچھال کر موزوں جگہ پر لگا رکھا ہے یہ سب ایک ہی قوت کے کرشمے ہیں۔ جس نے دنیا جیسی ہزاروں دنیاؤں کو آباد کر رکھا ہے۔

آج کی دنیا جو اکیسویں صدی میں داخل ہونے والی ہے اس میں واضح طور پر دو جھنڈوں کے نیچے تمام قومیں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ایک غریب اور ترقی پذیر اور دوسری صنعتی اور ترقی یافتہ قومیں۔ یہ واضح فرق آج ہی سے نہیں بلکہ آج سے دس صدیاں قبل گیارہویں صدی میں کابل کے مشہور طبیب اور معالج الاصولی نے بھی ایک فرق واضح کیا تھا۔ انہوں نے انسانیت کے کل مسائل کو بیماریوں سے منسلک کر کے امیروں والی اور غریبوں والی بیماریوں کی ایک لائن کھینچ کر دنیا کو دو مختلف حصوں میں الگ کر دیا تھا۔ آج صنعتی اور ترقی یافتہ قوموں کی بیماری دولت کی ریل پیل، اسلحہ کے ڈھیر اور ایٹمی بموں کے گوداموں کے انبار ہیں۔ جس کے نشے میں وہ دست قانونی، اخلاقی یا مذہبی قدروں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے چھوٹی قوموں کو کچل دینے کے تمام جملہ حقوق اپنے پاس محفوظ رکھنے کے مجاز ٹھہرتے ہیں۔ دوسری طرف غریب اور ترقی پذیر ممالک کی لمبی لائن ہے جہاں بھوک و افلاس، بیماریاں، بدامنی، کمزور انتظامی ڈھانچے، جھوٹ، سیاسی بصیرت سے کورے سیاسی لیڈروں کے اتار چڑھاؤ، تعلیم کی کمی اور جہالت کی کثرت، زلزلہ، سیلاب اور قحط کی صورت میں قدرتی آفات، کثرت آبادی، جمہوری نظام کا مکمل فقدان وغیرہ کے ننگ دھڑنگ بھوت کھلے عام انسانیت کو کھائے جا رہے ہیں۔

وہ کون ہے جس نے اس واضح فرق کو اپنی بساط کے مطابق کم کرنے کی بھرپور کوششیں کیں، وہ جس نے اس تقسیم کو ختم کرنے کے لئے بیماری کے تریاق کے طور پر سائنس و ٹیکنالوجی کے دھاروں کو جو کبھی عرب سے پورے یورپ میں چلا کرتے تھے اب انہیں مغرب سے مشرق اور دوسرے غریب ممالک خواہ وہ کسی بھی سمت ہوں، کی طرف موڑا۔ وہ جس نے غریب قوموں کو علم کا شعور دیا۔ اسے مشرق میں ڈھونڈیئے یا مغرب میں، شمال میں یا جنوب یا کسی بھی سمت، وہ سوائے عبدالسلام کے اور کوئی نہیں۔ اس بات کا اعتراف عربی بھی کرتے ہیں، گورے بھی، لاطینی امریکی بھی اور افریقی بھی، غرض سب قومیں عبدالسلام کی ہی معترف ہیں۔

سلام صاحب پاکستان کے شہر جھنگ میں ۲۹ جنوری ۱۹۲۶ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جھنگ سے ہی حاصل کی پھر گورنمنٹ کالج لاہور سے ۱۹۴۶ء میں ریاضی میں ایم اے کیا۔ بعد ازاں مزید تعلیم کے لئے انگلستان بذریعہ بحری جہاز لیورپول وارد ہوئے۔ کیمبرج سے بی اے آنرز کرنے کے بعد ۱۹۵۲ء میں نظریاتی فزکس کے مضمون میں کیمبرج یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۵۴-۱۹۵۱ء کے عرصہ میں گورنمنٹ کالج لاہور اور پنجاب یونیورسٹی کے ریاضی کے شعبہ میں پروفیسر کے عہدہ پر فائز رہے۔ پھر انگلستان آئے۔ ۱۹۵۷-۱۹۵۴ء تک کیمبرج سے منسلک رہے۔ ۱۹۵۷ء سے تاحال امپیریل کالج لندن سے وابستہ ہیں اور ساتھ ہی ۱۹۶۴ء سے اٹلی میں اپنا ادارہ ICTP چلا رہے ہیں۔

انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس ICTP اٹلی کے شہر ٹریسٹے میں ۱۹۶۴ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اس ادارہ کا قیام پروفیسر صاحب کی انتھک اور مسلسل محنت کا ثمر ہے ICTP کا سالانہ بجٹ ۱۶ء۶ ملین امریکی ڈالر ہے۔ یہ رقم اٹلی کی حکومت، انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی IAEA ویانا اور یونسکو سے ہر سال ملتی ہے۔

ICTP کے بنیادی مقاصد.....

۱- غریب ممالک کو سائنسی شعبہ جات میں درس و تدریس اور تحقیق کے لئے امداد فراہم کرنا۔

۲- تمام ممالک کے سائنس دانوں کے لئے ایک عالمی فورم کا مہیا کرنا۔

۳- ترقی پذیر ممالک کے سائنس دانوں کو اوریجنل ریسرچ کے لئے تمام تر سہولتوں کو فراہم کرنا۔

اس کے علاوہ ICTP میں سارا سال کئی ایک شعبہ جات میں ریسرچ کا کام جاری و ساری رہتا ہے۔ ICTP میں کئی ایک مختلف نوعیت کے پروگرام بھی ہیں۔

۱..... ICTP میں High-level ٹریننگ کورسز کی درس و تدریس اور ریسرچ۔ اس ٹریننگ کا دورانیہ ایک سال ہوتا ہے۔

۲..... اٹلی کی متعدد مختلف شہروں میں لیبارٹریوں میں غریب ممالک کے سائنس دانوں کو ریسرچ کے مواقع کی فراہمی۔

۳..... غریب ممالک کو کتب اور سائنسی آلات کی شکل میں امداد۔ اس طرح سالانہ تقریباً ۵۰۰۰ غریب ممالک سے تعلق رکھنے والے سائنس دان کسی نہ کسی صورت میں ICTP سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ICTP کے علاوہ تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنس TWAS کا قیام مزید ایک مثبت اقدام ہے ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو روم میں منعقدہ ایک کانفرنس میں پروفیسر سلام صاحب نے TWAS کا منشور پیش کیا۔ یہ اکیڈمی غیر سرکاری، غیر سیاسی اور غیر منفعت بخش آرگنائزیشن ہے۔ یہ وہ پہلی اکیڈمی ہے جو تیسری دنیا سے تعلق رکھنے والے اعلیٰ پائے کے مرد و خواتین سائنس دانوں کے لئے ایک عالمی فورم مہیا کرتی ہے اور اس فورم کا مقصد تیسری دنیا میں بنیادی اور Applied Sciences کا فروغ اور مستقبل میں ایسے اقدام کرنا کہ تیسری دنیا سے اعلیٰ معیار کے سائنس دان ابھر سکیں۔ اکیڈمی کے کئی ایک ذیلی ادارے دنیا کے مختلف حصوں میں کام کر رہے ہیں۔ ان میں انٹرنیشنل کونسل آف سائنٹفک یونینز ICSU ہے اس کو انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی (IAEA) اور UNESCO کی طرف سے اقتصادی امداد ملتی ہے۔ کونسل غریب ممالک کے کئی ایک اداروں کے ساتھ مشترکہ تعاون کے تحت مختلف قسم کی امداد مہیا کرتی ہے مثلاً کینیا کے شہر نیروبی میں International Center of insect Physiology and Ecology کے ساتھ کئی ایک شعبہ جات میں مدد کرتی ہے۔ یہاں تیسری دنیا کے سرکردہ سائنس دانوں کو تین سال کے عرصہ میں اکیڈمی اپنے خرچ پر چھ بار۔ ICIPE میں ریسرچ کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ اس ریسرچ کا دورانیہ تین ہفتوں سے تین ماہ تک ہو سکتا ہے۔ تیسری دنیا کے دیگر Centre of excellence سے اسی طرح کے پروگرام کے جاری کرنے کے ذریعے زیادہ سے زیادہ سائنس دان جن کا تعلق غریب ممالک سے ہے ان کو اعلیٰ قسم کی ریسرچ کرنے کے مواقع میسر آنے میں کافی مدد ملتی ہے۔

ان سب کاموں کے پیچھے پروفیسر عبدالسلام ہی برسرعمل نظر آتے ہیں یہ انہی کی مسلسل کوششوں کا ثمر شیریں ہے کہ

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثناء اللہ بلتستانی

پنجابی ذریعہ تعلیم کا مطالبہ- اصل محرکات

جب سے پرائمری سے انگریزی پڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے تب سے کچھ لوگ اس فیصلے کی شدید مخالفت کر رہے ہیں اگرچہ غریب اور متوسط طبقہ اس کی مخالفت نہیں کر رہا کیوں کہ پہلے تو انگریزی تعلیم پرائمری ہی دلوانے کے لئے بچوں کو ان سکولوں میں داخل کروانا پڑتا تھا جن سکولوں میں غریب اور متوسط طبقے کے بچوں کا داخلہ کسی بھی صورت ممکن نہیں ہوتا۔ بعض ایسے سکولوں میں تو ایک غریب آدمی کی کل تنخواہ سے بھی زیادہ فیسیں ہوتی ہیں اب اس طرح ایک عام شہری اپنے بچوں کو انگریزی سکھانے کا کس طرح سوچ سکتا ہے۔ پرائمری سے انگریزی نہ پڑھنے کی وجہ سے جب بچوں کو چھٹی جماعت میں انگریزی حروف تہجی اور ساتویں اور آٹھویں جماعت میں انگریزی کا ثقیل نصاب پڑھنے کو ملتا ہے تو بچے کچھ بھی سمجھ نہیں پاتے اس طرح ٹیسٹ پیپرز اور ٹیوشن کا سہارا لینا پڑتا ہے اساتذہ بھی ٹیسٹ پیپروں سے رٹا لگانے کو کہتے ہیں اس طرح اگرچہ بچے مشکل سے امتحان میں پاس تو ہو جاتے ہیں لیکن بی اے ایم اے تک پہنچنے کے باوجود انگلش بولنا تو درکنار کتاب کو صحیح طرح سے پڑھ بھی نہیں سکتے۔ اب جب سے پرائمری سے انگریزی پڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے تو غریب اور متوسط طبقے کی طرف سے اس خوش آئند فیصلے کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ لیکن ایک خاص طبقہ اس فیصلے کی مخالفت کر رہا ہے بلکہ ان میں سے بعض کا یہ بھی کہنا ہے کہ صوبے میں پرائمری سے پنجابی پڑھائی جائے اس بات کی اگرچہ کچھ نا سمجھ لوگ تائید کر رہے ہیں لیکن یہ نا سمجھ لوگ یہ نہیں جانتے کہ جو چند لوگ صوبے میں پرائمری سے پنجابی پڑھانے پر زور دے رہے ہیں وہ خود اپنے بچوں کو کیا پڑھا رہے ہیں کیا صوبے میں پنجابی ذریعہ تعلیم نافذ ہونے کے بعد یہ لوگ اپنے بچوں کو یورپ اور امریکہ یا ملک کے اعلیٰ انگلش میڈیم سکولوں کی بجائے ان سرکاری سکولوں میں داخل کروائیں گے جن میں پنجابی پڑھائی جائے گی؟

دراصل ملک میں ایک مخصوص طبقہ ہے جو یہ نہیں چاہتا کہ غریب عوام کے بچے بھی ترقی کریں اور اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے ملک کے اعلیٰ منصبوں پر فائز ہوں اس لئے یہ لوگ خود اپنے بچوں کو تو شروع ہی سے اعلیٰ تعلیم دلواتے ہیں اور غریب اور متوسط طبقے کو ایسے ہی معمولی جھگڑوں میں الجھا کر رکھنا چاہتے ہیں' ان کے بچے تو شروع ہی سے انگریزی پڑھ کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہیں تو ملک سے باہر جا سکتے ہیں۔ ملک میں بھی ریسرچ ورک کر سکتے ہیں لیکن غریبوں کے بچے پنجابی پڑھ کر کس چیز میں ریسرچ کریں گے؟ کس طرح اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے؟ صرف یہی ہو گا کہ زیادہ سے زیادہ بی اے یا ایم اے کرنے کے بعد ملازمت کے لئے دھکے کھاتے پھریں گے ہمارے ملک کے چند جاگیرداروں کی یہی پالیسی انگریزوں کی بھی تھی انہوں نے بھی برصغیر پاک و ہند میں دوران حکومت یہی کوشش کی۔ کہ یہاں کے لوگوں کو تعلیم سے دور رکھا جائے تعلیم انسان کو اپنی پہچان کراتی ہے خود اعتماد بناتی ہے اور ان کو اچھے برے کی تمیز کرنا سکھاتی ہے اب جس شخص کو تعلیم نہ ملے بھلا وہ کس طرح اپنی صلاحیتوں کا اظہار کر سکتا ہے؟ اس لئے انگریزوں نے بھی یہی سوچا کہ نہ ہی ان کو تعلیم ملے اور نہ ہی ان میں آزادی کا شعور پیدا ہو چنانچہ جب تک مسلمانوں میں ایک تعلیم یافتہ طبقہ پیدا نہیں ہوا آزادی کا حقیقی شعور بھی بیدار نہیں ہوا اس وقت اگر تعلیمی سہولتیں تھیں بھی تو صرف اتنی کہ پڑھ لکھ کر انگریزوں کے لئے کلرک بن سکتے تھے۔

ہمیں آزادی حاصل کئے ہوئے ۴۶ سال سے زائد عرصہ گزرا ہے لیکن بدقسمتی سے اب تک کوئی جامع تعلیمی پالیسی نہیں بنائی جا سکی جس کی وجہ سے ہم اپنے سے بھی غریب ملکوں سے خواندگی میں بہت پیچھے ہیں خواندگی میں انتہائی کمی کی وجہ سے ہم ترقی کی بجائے روز بروز ہر قسم کی پستیوں میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔

اگر کبھی کوئی تعلیمی نظام میں تبدیلی کی بات کرتا ہے چند لوگ پھر واویلا شروع کر دیتے ہیں کوئی پنجابی پڑھانے کا مطالبہ کرتا ہے کوئی سرائیکی پڑھانے کا مطالبہ کرتا ہے اس طرح بدحالی کا شکار نظام تعلیم وہیں کا وہیں رہ جاتا ہے اور "مسلمان" اور "محب وطن پاکستان" کا لبادہ اوڑھے ہوئے "انگریز صاحب بہادر" پھر اپنی کوششوں میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور یہ اپنے بچوں کو تو انگریزی کے ذریعے ہی تعلیم دلواتے ہیں اور غریبوں کے بچے پھر وہیں کے وہیں رہ جاتے ہیں اگر کچھ زیادہ پڑھ بھی لیا تو ان کو چپڑاسی کلرکی ماسٹری" رشوت اور سفارش اگر ہو تو مل جاتی ہے خدا جانے یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا؟

(مساوات لاہور ۲۷۔جنوری ۱۹۹۴ء)

بقیہ صفحہ ۴

غریب ممالک کے ابھرتے ہوئے سائنس دانوں کو بھی ایک آس ملی ہے۔ یہ سلام صاحب کی انسان دوستی اور غریب انسانیت کے لئے شاعرانہ قسم کے نرم دل ہو دماغ کی ہی سوچ ہے۔ پروفیسر سلام ایک شاعر کا دل رکھتے ہیں۔ ان کی انگریزی' اردو یا پنجابی تقریروں میں موزوں اشعار سننے کو بھی ملتے ہیں۔ پروفیسر سلام اکثر فیض احمد فیض کے اشعار اپنی تقریر میں استعمال کرتے ہیں جیسے وہ اکثر یہ سناتے ہیں۔

کئی بار اس کی خاطر ذرے کا جگر چیرا
مگر یہ چشم حیراں جس کی حیرانی نہیں جاتی

اس سلسلہ میں مجھے قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کا ایک واقعہ یاد آگیا غالباً ۱۹۹۰ء کی بات ہے' فزکس ڈیپارٹمنٹ اپنی سائنسی دلچسپیوں کے علاوہ شاعرانہ ذوق بھی رکھتا تھا۔ اس نے فیض صاحب کی یاد میں ایک شام کا اہتمام کیا جس میں کئی شعراء جن میں احمد فراز' احسان دانش' کشفی وغیرہ کو مدعو کیا گیا تھا شاعری کے علاوہ وہ واقعات جو فیض صاحب کی زندگی سے وابستہ ہوں' کو سننے کی خاطر دوسرے لوگوں کو بھی مدعو کیا ہوا تھا' جن میں پاکستان ٹیلی ویژن کے ڈائریکٹر جنرل اظہر صاحب بھی آئے ہوئے تھے۔ فزکس کا آڈیٹوریم کھچا کھچ بھرا ہوا تھا' طلباء و طالبات سیڑھیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک کے بعد دوسرا شاعر آتا اور خوب داد لے کر چلا جاتا اتنے میں اظہر صاحب کو بھی اسٹیج پر بلایا گیا۔ انہوں نے کہا میں تو کسی تقریر وغیرہ کے موڈ میں نہیں تھا۔ بلایا تو آگیا ہوں۔ بہرحال پروفیسر سلام صاحب کی تصویر جو کانفرنس ہال میں نمایاں تھی اس کو دیکھ کر ایک واقعہ یاد آگیا ہے۔ فیض صاحب ماسکو میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہے تھے سردی کا موسم تھا وہ اور ان کی اہلیہ ایلس فیض دونوں ماسکو کے ایک کافی ہاؤس میں بیٹھے کافی پی رہے تھے کہ اتنے میں ایک انگریز وہاں آیا۔ کافی ہاؤس میں خاصا رش تھا بیٹھنے کے لئے کوئی خالی جگہ نہ تھی صرف فیض صاحب کی میز پر ایک گنجائش تھی وہ انگریز سیدھا ادھر آیا۔ بیٹھنے کی اجازت مانگ کر وہ بیٹھ گیا۔ اس نے اپنا تعارف کروایا کہ وہ فزکس کا ایک سائنس دان ہے۔ آسٹریلیا سے اس کا تعلق ہے اور وہ ماسکو میں ایک کانفرنس کے سلسلہ میں آیا ہوا ہے۔ اس کے بعد اس نے فیض صاحب کا تعارف چاہا۔ فیض صاحب نے بھی اپنا تعارف کروایا کہ وہ ایک شاعر ہیں' ان کا تعلق پاکستان سے ہے اور وہ ماسکو میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اس پر اس نے کہا کہ ہاں وہ فیض کے نام سے واقف ہے۔ فیض صاحب نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا کہ پروفیسر سلام اس کے دوست ہیں۔ وہ اٹلی میں ہیں۔ ان کی زبانی کئی بار آپ کی شاعری سننے کو ملی' اسی وجہ سے جانتا ہوں۔ اس پر اس نے نے فیض صاحب پر ایک سوال دے مارا کہ کیا وجہ ہے کہ پاکستان کے زیادہ تر مایہ ناز لوگ وطن سے باہر رہنے پر مجبور کر دیئے گئے ہیں۔ سلام صاحب ایک اچھے سائنس دان ہیں وہ بھی اور آپ ایک اچھے شاعر آپ بھی' اگرچہ پروفیسر سلام صاحب کی بات تو شاید سمجھ میں آتی ہے کہ

He is Practising a wrong kind of religion

مگر مسٹر فیض! آپ کو کیا ہوا ہے؟ اس پر فیض صاحب نے اپنا سگار منہ سے ہٹایا اور کہا

Well! I am writing a wrong kind of poetry

اس واقعہ کو تحریر کرنے کے بعد میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وطن عزیز کے اقتصادی' تعلیمی اور سیاسی حالات بہتر سے بہتر ہوں تاکہ وہ تمام پاکستانی خواہ دوسرے ممالک میں اعلیٰ عہدوں پر ہوں یا محنت مزدوری کر رہے ہوں' وہ سب وطن کی خدمات بجالا کر پاکستان کو بھی باقی ماندہ دنیا کی ترقی یافتہ قوموں کے برابر کر دیں۔

(روزنامہ جنگ لندن یکم فروری ۱۹۹۴ء)

دکھوں کا علاج دعوت الی اللہ

ہم اپنے دکھوں کو دعوت الی اللہ کے ذریعے ہی دور کر سکتے ہیں۔ یہ طوعی چندے کی طرح نہیں ہے کہ نہ بھی ادا کیا تو خیر ہے بلکہ یہ ایک فریضہ ہے اور اس کی ادائیگی لازم ہے اور صرف یہ کہنا کہ ہم حسنِ خلق سے متاثر کر رہے ہیں اور دعوت الی اللہ میں حصہ نہ لینا یہ درست نہیں یہ بزدلی کا بہانہ ہے اور گریز کی راہ ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۱

۱۵۹) میں سب انسان بحیثیت انسان مخاطب ہیں کہ خواہ تم کسی بھی طرح مرو یاد رکھو پہنچو گے وہیں اور اللہ کے حضور ہی میں اکٹھے کرکے لے جائے جاؤ گے۔ اس دنیا کا اندوختہ یہیں رہ جائے گا۔ سوائے نیک اعمال کے۔ یہی وہ ذخیرہ ہے جو آخرت میں کام آئے گا۔

حضرت نبی کریم ﷺ کا رحمت ہونا اس کے بعد آیت نمبر ۱۶۰ کے مطالب بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس میں آنحضرت ﷺ کا رحمتہ " للعالمین ہونا بیان فرمایا گیا ہے۔ آنحضرتؐ کی یہ حالت ایک مستقل کیفیت تھی۔ کسی عارضی صورت حال میں نہ تھی۔ اور مومنوں یا عربوں یا کسی خاص قوم یا کسی خاص زمانے کے لئے مخصوص نہ تھی بلکہ حضرت نبی کریم ﷺ ہر موقع ہر جگہ ہر قوم کے لئے اور ہمیشہ کے لئے رحمت ہیں۔ اس لئے اس خصوصیت کا صرف احد کے واقعہ پر اطلاق کرنا جہالت ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ عظیم الشان رحمت کے مقابلے پر اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ اگر تو سخت دل ہوتا اور بد اخلاقی کی انتہا کے الفاظ کا استعمال کرنا' سوال پیدا ہوتا ہے یہ اتنی دور کے الفاظ کیوں استعمال کئے گئے ہیں؟ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ سے تعلق کی وجہ صرف آپ کے اعلیٰ اخلاق نہیں تھے بلکہ آپؐ کا تقویٰ اور روحانیت اور دیگر جاذبیت تھی۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ ان اعلیٰ ترین صفات کے ہوتے ہوئے اگر تو اتنا ہی بد اخلاق اور سخت دل ہوتا (اللہ کی پناہ) تب یہ لوگ تجھ سے بھاگتے۔ اس کے سوا نہ بھاگتے۔ کیونکہ تیری دیگر صفات اتنی عظیم ہیں کہ معمولی باتوں کو وہ خاطر ہی میں نہ لاتے۔ لیکن تُو تو سدا رحمت رہا ہے۔ اس آیت میں آنحضرت ﷺ کی عظیم شان بیان کی گئی ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ کی شان کا بیان حضرت صاحب نے فرمایا کہ یاد رہے کہ آنحضرت ﷺ کی یہ شان اس موقعہ پر بیان ہو رہی ہے جب یہ ذکر ہو رہا ہے کہ لوگ آپ کو جنگ احد کے موقع پر چھوڑ گئے۔ یہ کیسے ہوا؟ یہ شدید مجبوری اور بے اختیاری کی بات تھی۔ ورنہ یہ ہو کیسے سکتا ہے تُو تو مجسم رحمت اور خُلق ہے۔ تجھ جیسے شخص کو چھوڑنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ یہ تو ان کی بے اختیاری تھی۔ انہوں نے کوئی بہت بڑی بدبختی نہیں کی۔ تجھ سے بے رغبتی یا ناقدری کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوا۔ اچانک حملوں میں ایسا ہو جایا کرتا ہے۔ انہوں نے عمداً تجھے نہیں چھوڑا۔ اب تو ان سے مغفرت کا سلوک کر اور کسی قسم کی رنجش کا کوئی بھی پہلو باقی نہ چھوڑ۔ اور ان لوگوں سے جو غلطی ہوئی ہے اس سے اللہ سے ان کی بخشش طلب کر۔

حضرت صاحب نے بخشش طلب کرنے کے مطالب کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کو اکیلے چھوڑ جانا' جتنی بھی مجبوری ہو' بہر حال ایک بہت بڑا واقعہ ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ تیرا دل تو صاف ہو جائے گا تُو تو معاف کر ہی دے گا لیکن ان کے دلوں کو سکون کیسے آئے گا۔ اس کا طریق یہ ہے کہ ان کے دلوں کو سکون عطا کرنے کے لئے تو اللہ سے ان کی مغفرت طلب کر۔ اور تمام اہم امور میں ان سے مشورہ جاری رکھ۔

حضرت نبی پاک ﷺ ہمیشہ مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ مشورہ طلب کرنے کی بات کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے' مشورہ جاری رکھ' کے جو الفاظ استعمال کئے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ہمیشہ سے یہ دستور تھا کہ آپ ہمیشہ مشورہ کیا کرتے تھے۔ یہ نتیجہ نکالنا سراسر جھوٹ ہے کہ اللہ نے کہا کہ یہ لوگ باغی ہوتے جاتے ہیں کہ ان کا مشورہ نہیں مانا گیا اس لئے اب ان سے مشورہ کر لیا کر۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ احد کا آغاز ہی مشورے سے ہوا۔ اور ان کا مشورہ ماننے سے ہوا۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی یہ فرمایا ہے کہ فیصلہ اپنا کیا کر۔ یہاں صورت حال یہ ہوئی تھی کہ آنحضرت ﷺ نے مشورہ کیا تھا لیکن اس مشورے کو آپ کے دل نے قبول نہیں کیا تھا۔ لیکن جب مشورہ دینے والوں نے ازحد اصرار کیا تو آنحضور ﷺ مجبور ہو گئے کہ میرے خدام اور عشاق اتنا اصرار کر رہے ہیں تو مان لیتے ہیں۔ اس اصرار کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ جنگ بدر میں جو لوگ شمولیت سے محروم رہ گئے تھے وہ جب جنگ احد کے واقعات سنتے تھے تو ان کا دل بے اختیار یہ کرتا تھا کہ کاش ہم بھی اس جنگ میں ہوتے اور کفار سے مقابلہ کرتے۔ لیکن جب مشورے ہونے لگے تو یہ مشورہ پیش ہوا کہ مدینہ میں قلعہ بند ہو کر لڑا جائے۔ یہ مشورہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے قریبی ساتھیوں کا تھا۔ ان کا ایک یہ بھی مقصد تھا کہ مدینہ کے تمام لوگ بھی ساتھ دے سکیں گے۔ اور مسلمانوں کی قوت بڑھ جائے گی۔ منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی سلول کا کہنا بھی یہی تھا کہ مدینے والوں کو کبھی شکست نہیں ہوئی جب بھی وہ قلعہ بند ہو کر لڑے ہیں۔

حضرت صاحب نے بیان فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بات یہ بیان فرمائی ہے کہ تو نے مشورہ کیا۔ ٹھیک ہے۔ ان کی بات بھی مان لی۔ لیکن اب ہم تجھے حکم دیتے ہیں کہ مشورہ ضرور سنا کر لیکن فیصلہ اپنی مرضی سے کر اور بندوں پر نہیں بلکہ اللہ پر توکل کیا کر۔ امر تو سارے کا سارا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

مشورے سے مراد شہد نچوڑنا

مشورے کے لفظ' شاور' کی لغوی بحث کرتے ہوئے حضرت صاحب نے بہت اہم اور لطیف نکات بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ شاور کا بنیادی مطلب چھتے سے شہد نچوڑنا ہے۔ شہد کو نکال کر پھر اس سے موم وغیرہ الگ کرکے اس کو خالص کر کے حاصل کرنا ہے۔ حضرت صاحب نے بیان فرمایا کہ شہد کی مکھی بھی ایک قسم کا مشورہ دے رہی ہوتی ہے۔ جب وہ کسی پھول کا عرق چوستی ہے تو اپنا لعاب اس میں شامل کر کے اس کی خاصیت کو بدل دیتی ہے۔ اس کی تاثیر میں اضافہ کر دیتی ہے۔ اور پھر شہد تیار ہوتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا جس کو مشورہ دیا جا رہا ہے اگر وہ مشورہ کو یونہی من وعن قبول کر لے تو اس کا فائدہ نہیں ہو گا۔ اس میں جس کو مشورہ دیا جا رہا ہے' اس کا اپنا حصہ شامل ہونا ضروری ہے۔ یعنی کسی کی رائے تو بے شک قبول کر لی جائے لیکن من وعن نہ قبول کی جائے بلکہ اس کا بہترین حصہ لیا جائے۔ اور پھر آخری صورت میں اس کی صفائی کر کے اس کو استعمال کیا جائے۔

حضرت صاحب نے کہا کہ اس آیت میں آنحضرت ﷺ کو یہ کہا گیا ہے کہ صحابہ کی رائے ہر طرف سے تجربہ کے بعد اہمیت رکھتی ہے۔ لیکن جب تک تیری رائے بیچ میں نہ ہو گی فیصلے میں شفا نہ ہو گی۔ پس ہم تجھے کہتے ہیں مشورہ لے۔ لیکن اس فیصلے پر عمل کر جس پر تیرا دل راضی ہو۔ پھر یقین رکھ کہ تیرا فیصلہ درست ہو گا۔ اللہ پر توکل کر۔ تو کیوں لوگوں کی دلداری کی خاطر ضرورت سے زیادہ ان کی طرف جھک جاتا ہے۔

بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ مشورہ کرنے کا حکم حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کے بارے میں ہے کہ ان سے مشورہ کیا کر۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ قرآن کریم کو بے وجہ محدود کرنے والی بات ہے۔ ہر واقعہ میں شان نزول ہی کے مطابق تشریح ضروری نہیں ہوتی۔ قرآن کریم کے مفہوم اور سیاق و سباق پر غور کرنا چاہئے کہ باربط آیات ہوں۔ اور مفہوم ایسا سامنے آئے جو خوبصورت پھول کی طرح کھل اٹھے۔

حضرت صاحب نے فرمایا بعض لوگ کہتے ہیں کہ مشورہ لینے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ نبی کا اللہ سے تعلق ہوتا ہے اسی سے رہنمائی حاصل کی جائے۔ اس اعتراض کا جواب امام شافعی نے عجیب انداز میں دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ شادی سے پہلے کنواری سے مشورہ کرنا محض اس کی دلداری کی خاطر ہوتا ہے اس پر عمل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی طرح اللہ نے حضرت نبی کریم ﷺ کو فرمایا ہے کہ مشورہ بے شک کر لیا کر لیکن اس پر عمل کی کوئی ضرورت نہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا بچپن میں ہماری کھیلوں میں ایک کچی میٹی کا مفہوم ہوتا تھا کہ کسی کی باری چلی گئی تو عذر کیا جاتا تھا کہ کوئی بات نہیں یہ تو ابھی کچی میٹی ہو رہی ہے یہاں پر بھی امام شافعی کا قول کچھ اسی طرح کا ہے۔ کہ مشورہ کرنے سے مراد صرف ان کو پرچانا ہے۔ ہے یہ کچی میٹی ہے اس پر عمل نہ کرو۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ بات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہو ہی نہیں سکتی۔ اللہ تو یہ فرماتا ہے کہ یہ تیرے عشاق ہیں۔ تیرے لئے شہد اکٹھا کرتے ہیں۔ ان سے بہترین طریق پر شہد نچوڑ اور اپنی رائے شامل کر کے اسے شفا بنا دے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اتنے اعلیٰ مطالب کے پیش نظر یہ کہنا کہ مشورہ لیا کر اور عمل نہ کیا کر محض چٹکلے ہیں آنحضرت ﷺ نے تو کبھی مشورہ چھوڑا ہی نہیں۔ مشورہ قبول کرنے کے بعد ایسے خطرات شامل ہو گئے کہ ان کی پیش بندی ضروری تھی۔ چنانچہ تیر اندازوں کو درے پر مامور کیا۔ اگر ان کو مامور نہ کرتے تو باہر نکل کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لڑنے کا فیصلہ بہت ہی غلط ہوتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس آیت میں اختیار آنحضرت ﷺ سے لے کر دوسروں کو نہیں دیا جا رہا بلکہ دوسروں سے لے کر آنحضرت ﷺ کو دیا جا رہا ہے۔

متقیوں سے مشورہ لینے کی ہدایت

حضرت صاحب نے تفسیر علامہ رازی اور تفسیر روح المعانی کا سرسری ذکر کرنے کے بعد فرمایا بحر محیط نے عمدہ معنی بیان کئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول کو حکم یہ ہے کہ ان سے مشورہ کر جن سے رسول اللہ ﷺ کا دل پوری طرح صاف ہو۔ انہی میں مشورہ دینے کی اہلیت پیدا ہوتی ہے۔ جو متقی ہوں' خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع ہوں ان سے مشورہ کر دوسروں سے نہ کر۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ بہت اچھا معنی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بعض لوگوں نے یہ مراد لیا ہے کہ صرف جنگ میں مشورہ لیا کر۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ بات درست نہیں یہ قرآن کریم کو محدود کرنے والی بات ہے۔ قرآن کا مضمون ہمیشہ جاری رہنے والا ہے۔ یہ ساری دنیا اور سارے زمانوں کے لئے ہے۔

تفسیر قاسمی' از محمد جمال لدین قاسمی کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس مفسر کا خیال ہے کہ صرف دین کے معاملے میں مشورہ کیا کر۔ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ صحابہ کو دیکھا جو کھجور کی نرسری کے پودے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر رہے تھے آپ نے اس سے روکا۔ صحابہ نے سمجھا کہ اسی میں برکت ہوگی۔ لیکن بعد میں یہ پودے جگہ کی کمی' روشنی کی کمی وغیرہ کی وجہ سے سوکھ گئے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ پودے تو سوکھ گئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں کوئی ماہر زراعت نہیں میں تو اللہ کا رسول ہوں تم مجھے بتا دیتے کہ پودوں کو منتقل کرنے کی یہ وجہ ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے انکسار کلیہ انداز تھا ورنہ امور دنیا میں بھی آنحضرت ﷺ کے فیصلے عظیم الشان حکمتوں پر مبنی ہوا کرتے تھے۔ بظاہر یہ جو فرمایا ہے کہ امور دنیا میں تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو اس سے مراد ہے کہ جہاں تک حقائق کا علم ہونے کا تعلق ہے اگر یہ بتائے جاتے تو ناممکن ہے کہ دنیاوی امور میں بھی آنحضرت ﷺ کا فیصلہ دنیا میں کہیں ناکام ہو۔

مشورے کی برکات حضرت صاحب نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ ہمیشہ مشورہ فرماتے تھے۔ مشورے سے مزید برکت حاصل ہوتی ہے اس میں اسی حکمت کی طرف اشارہ ہے ایک تو یہ کہ حضرت نبی کریم ﷺ کو خصوصی حکم ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ امت کو دائمی حکم دیا گیا ہے کہ مشورہ سے دل کے وہم نکلتے ہیں۔ غلط خیالات نکل جاتے ہیں۔ لوگوں کو قوت عمل ملتی ہے اور طاقت حاصل ہوتی ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے جنگ بدر کے موقع پر جو مشورے طلب فرمائے اس کے جواب میں صحابہ کرام نے جو زریں ارشادات فرمائے وہ اسلام کی تاریخ کا ایک روشن باب ہیں۔

اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے عیسائی مستشرقین وہیری اور بیل BELL کے اعتراضات کے جواب عطا فرمائے۔ اور منٹگمری واٹ کی بات بھی بیان کی جو کہتا ہے کہ پتہ نہیں چلتا کہ بات کیا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا مسٹر واٹ نے فلسطین میں رہ کر عربی پڑھی ہے اور کہتے ہیں کہ وہ جانتے نہیں حالانکہ ساری بات بالکل واضح ہے۔

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

M.T.A
کی نشریات بالکل صاف اور واضح دیکھنے کیلئے ۸ مضبوط اور معیاری مکمل ڈش انٹینا
امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ
۹۵۰۰ روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون: ۳۰۸۰۶ رہائش ۶۸۰۳۷۳

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ عزیزہ محترمہ شافی شفیق صاحبہ بنت مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ساہی شالیمار ٹاؤن گوجرانوالہ روڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ مکرم آفتاب احمد صاحب چٹھہ ابن مکرم چوہدری نذر محمد صاحب چٹھہ آف مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ (حال کینیڈا) بعوض مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۹۴-۲-۲۵ کو جمعہ سے قبل بیت الاقصیٰ ربوہ میں پڑھایا اور دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی دعاؤں کو اپنے فضل سے شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب آف بھریا روڈ (سندھ) کو شادی کے پانچ سال بعد ۱۶۔ نومبر ۹۳ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام "صارم احمد طاہر" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب سابق امیر جماعت ضلع نواب شاہ سندھ (خدا تعالیٰ کے راستہ میں جان قربان کرنے والے) کا پوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب لندن جو حال ہی میں اپنے نانا مکرم مرزا عطاء الرحمان صاحب کے ساتھ لندن سے ربوہ آیا تھا کا ۹۴-۲-۲۸ کو موٹر سائیکل کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہو گیا جس کے نتیجہ میں اس کی داہنی ٹانگ اور کنپٹی کا شدید فریکچر ہو گیا ہے۔ عزیز کو آپریشن کے لئے لندن لے جایا جا رہا ہے۔

○ مکرم محمد انور صاحب ہاشمی ملتان کی اہلیہ صاحبہ جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔

احباب ان کے لئے دعا کریں

سانحہ ارتحال

○ مکرم شمس الدین صاحب (سمن آباد فیصل آباد) مورخہ ۱۲۔ فروری کو بقضائے الٰہی کراچی میں وفات پا گئے۔ آپ مکرم نصیر احمد خان صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ کے بہنوئی تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

بازیافتہ انگوٹھی

○ اقصیٰ روڈ عدالت کے سامنے سے ایک سونے کی انگوٹھی ملی ہے۔ جس کی ہو وہ محترم صدر صاحب محلہ دارالرحمت شرقی الف ربوہ سے رابطہ کریں۔

تبدیلی فون نمبر

○ بیت الظفر حیدر آباد کا ٹیلیفون نمبر تبدیل ہو گیا ہے۔

بیت الظفر حیدر آباد

نیا نمبر 867125۔ پرانا نمبر 82125

تحریک جدید کی دعائیہ فہرست

○ خدا نے چاہا تو حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں ۲۹۔ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست امسال بھی حسب معمول پیش کی جائے گی جس کے متعلق جماعتوں سے درخواست کی گئی ہے کہ ۷۔ مارچ تک مرکز میں پہنچا دی جائے۔

اس ضمن میں ایک ضروری گذارش یہ ہے کہ دعائیہ فہرست بھجواتے وقت یہ یقین دہانی بھی کروا دی جاتے کہ جمع شدہ رقم مرکز کو بھجوا دی گئی ہے۔ یہ درخواست اس لئے کی جا رہی ہے کہ دعائیہ فہرست کی وصول شدہ رقمیں بھجوانے میں اکثر بڑی تاخیر کر دی جاتی ہے اور جلد وصولی کا ایک مقصد کہ مرکز میں بروقت رقم پہنچ جائے' حاصل نہیں ہوتا اس لئے مکرر عرض ہے کہ امسال صرف جمع شدہ رقم کی فہرست درکار نہیں بلکہ یہ بھی مطلوب ہے کہ رقم جلد از جلد مرکز بھجوا دی جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 23۔مارچ۔1994ء
ہلکے بادل ہیں ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے
درجہ حرارت کم از کم 13 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ سینیٹ کے الیکشن میں پیپلز پارٹی اور اتحادیوں نے برتری حاصل کرلی ہے۔ سینیٹ کی ۳۷ نشستوں میں سے پیپلز پارٹی اور حلیف جماعتوں نے ۱۹ نواز لیگ اور حلیف جماعتوں نے ۱۱ اور دیگر پارٹیوں نے ۷ نشستیں حاصل کیں۔ کامیاب ہونے والوں میں شیخ رفیق، جسٹس جاوید اقبال، اعتزاز احسن، احسان الحق پراچہ، جہانگیر بدر، مس کنیز فضہ جونیجو، عبدالستار نیازی، ساجد میر اور اسلام آباد کی سیٹ سے شفقت محمود کامیاب ہوئے۔

○ اسلام آباد کی سینٹ کی سیٹ کے لئے پیپلز پارٹی اور نواز لیگ (ن) کے دو امیدوار تھے۔ جس میں پیپلز پارٹی کے امیدوار کو ۱۲۲ اور نواز لیگ کے امیدوار کو صرف ۷۰ ووٹ ملے جس سے پیپلز پارٹی کی قومی اسمبلی میں واضح اکثریت ایک دفعہ پھر سامنے آگئی ہے۔ واضح رہے کہ صوبوں میں سینٹ کی نشستوں کے لئے صوبائی اسمبلیوں کے اراکین ووٹ دیتے ہیں جبکہ اسلام آباد (دارالحکومت) کی سیٹ کا فیصلہ قومی اسمبلی کے اراکین کے ووٹوں سے ہوتا ہے۔

○ پاکستان کے وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ ہم نہیں چاہتے کہ بھارت کے ٹکڑے ہو جائیں ہم بھارت کو متحد اور یکجا دیکھنے کے متمنی ہیں بھارت کی جنگی تیاریوں سے پاکستان کو ہی نہیں برصغیر کے تمام ممالک کو بھی خطرہ لاحق ہوگا۔ افغان سرحد بند نہیں کی گئی بلکہ اس کو بین الاقوامی سرحد کا درجہ دیا گیا ہے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ شائد چین اپنی داخلی مجبوریوں کی وجہ سے مسئلہ کشمیر پر جینوا میں پاکستانی قرارداد کی کھل کر حمایت نہ کر سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انسانی حقوق کمیشن میں قرارداد منظور نہ ہوئی تو یہ پاکستان کی ناکامی نہیں ہوگی۔

○ وفاقی شریعت کورٹ کی سپریم اپیلیٹ کورٹ نے ہاتھ پاؤں کاٹنے کے خلاف ۳ ڈاکوؤں کی اپیل مسترد کردی نظرثانی کی اپیل اور صدر مملکت سے رحم کی درخواست مسترد ہو گئی تو بچاؤ کا واحد راستہ متاثرہ فریق کو قصاص کی ادائیگی رہ جائے گا ورنہ تینوں افراد یہ سزا بھگتنے والے پہلے پاکستانی ہوں گے۔

○ پاکستان کے مسلم لیگ کے ارکان نے قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف کی قیادت میں پارلیمنٹ کے مرکزی دروازے پر مظاہرہ کیا اور پولیس سے ہاتھا پائی کی۔ صدر فاروق لغاری اور وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی غلط پالیسیوں کے خلاف نعرے بازی کی۔ نواز شریف نے کہا کہ حکومت مکروہ کردار ادا کر رہی ہے۔ اور پاکستان کا مستقبل خطرہ میں ہے۔

○ قائد حزب اختلاف نواز شریف نے کہا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم "لوٹا کریسی" کو فروغ دے رہے ہیں اور ہارس ٹریڈنگ کے لئے ایوان صدر اور پرائم منسٹر ہاؤس کو استعمال کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے احتجاج ختم کرنے کے لئے شروع نہیں کیا۔ اور بے نظیر کو اندازہ نہیں کہ ہمارے احتجاج کا کیا نتیجہ نکلے گا۔

○ پشاور میں حکومت کے خلاف اے این پی اور نواز لیگ کا لوٹا بردار جلوس نکالا گیا اور چوک یادگار میں جلسہ کیا گیا جس میں نسیم ولی خان نے کہا کہ قائم مقام گورنر اپنی نوکری پکی کرنے کے لئے دوڑ دھوپ کر رہا ہے اس کا حشر بھی غلام اسحاق جیسا ہوگا شیخ رشید نے کہا کہ ابھی تو صرف ٹریلر چلا ہے ہڑتال کی کال تو دی ہی نہیں انہوں نے کہا کہ پی پی حکومت کے خاتمہ تک تحریک جاری رکھیں گے۔

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ صدر پاکستان فاروق لغاری نے جانبدارانہ رویہ ترک نہ کیا تو پیپلز پارٹی کے ڈوبتے ہوئے جہاز کے ساتھ انہیں بھی ڈوبنا ہوگا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مظفر گڑھ سے ہمارے تین ارکان اسمبلی کو صدر نے براہ راست فلور کراس کرایا۔

○ قومی اسمبلی میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر گوہر ایوب نے کہا ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ اور وزیر اعظم نے صرف دوست ملکوں کے دورے کئے۔ امریکہ برطانیہ اور فرانس کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی اور افغانستان کی صورت حال بھی ناکام خارجہ پالیسی کی عکاسی کرتی ہے۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے صدر اجمل خان خٹک نے کہا ہے کہ حکومت کی غیر جمہوری پالیسیاں لوگوں کو سڑکوں پر لے آئیں گی۔ انہوں نے کہا کہ سرحد میں گورنر راج کے نفاذ سے وفاق اور جمہوریت کو سنگین خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

○ سندھ کے صوبائی وزیر نثار کھوڑو نے کہا ہے کہ سندھ کے حالات مشرقی پاکستان جیسے نہیں۔ کوئی طبقہ قومی ادارے سے تصادم نہیں چاہتا انہوں نے کہا کہ مجرم کل بھی نواز شریف کے ساتھ تھے اور آج بھی ہیں۔

○ پنجاب کے وزیر صحت رانا اکرام ربانی نے کہا ہے کہ نواز شریف حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا شوق پورا کرلیں۔

○ ایم کیو ایم کی برطانیہ یونٹ نے جینوا میں جاری انسانی حقوق کی عالمی کانفرنس میں "سندھ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں" کے مقدمات پیش کئے۔ وفد نے جینوا میں دستاویزات پیش کیں۔ کانفرنس نے مقدمہ قبول کر کے بحث کی یقین دہانی کرائی ہے۔

○ سینیٹ کے انتخابات کے دوران سندھ اسمبلی میں شدید ہنگامہ آرائی ہوئی اور ایم کیو ایم کے ایک رکن اسمبلی اور پریس رپورٹر سمیت چار افراد زخمی ہو گئے۔ بی بی سی کے مطابق ان میں سے رکن اسمبلی کی حالت زیادہ خراب ہے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ حکومت امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنے والوں سے نمٹنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کو چاہئے کہ تنقید کے لئے اسمبلی کا فورم استعمال کرے۔ حکومت کے خلاف تحریک کا کوئی جواز نہیں۔ اپوزیشن عوام کو سڑکوں پر لانے میں کامیاب نہیں ہو سکے گی۔

○ حکومت نے یو بی۔ ایل اور سوئی ناردرن سمیت بڑے اداروں کی پرائیویٹائزیشن کا فیصلہ کرلیا ہے۔ دیگر ایسے اداروں میں ٹیلی کمیونی کیشن کوٹ ادو تھرمل، جام شورو تھرمل اور کے ای ایس سی بھی شامل ہیں۔ نج کاری نیلامی کی بجائے سٹاک ایکسچینج کے ذریعہ ہوگی ۵ فیصد حصص عوام کو فروخت کئے جائیں گے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے راہنما عبدالستار لالیکا نے کہا ہے کہ مجھے اور جعفر اقبال کو سینیٹ کا ووٹ ڈالنے سے روکنے کے لئے پولیس استعمال کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اگر سیاست دان ایک دوسرے کو برداشت نہیں کریں گے۔ تو پھر ملک میں جمہوریت کا مستقبل تاریک ہوگا۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے منشیات کی روک تھام کے بارے میں ٹاسک فورس آرڈی ننس جاری کر دیا ہے۔

سندھ اسمبلی میں مقبوضہ فلسطین میں واقع مسجد ابراہیمی کے شہدا کے لئے فاتحہ خوانی ہوئی۔ لیکن اپوزیشن کے کسی رکن نے شرکت نہیں کی۔

○ صدر فاروق لغاری اور بے نظیر بھٹو نے حضرت علیؓ کے یوم شہادت پر اپنے بیانات میں مسلمانوں پر زور دیا ہے کہ وہ اختلاف ختم کرکے تمام قوتیں اسلامی مملکت کے لئے وقف کردیں۔

○ آزاد کشمیر کے دیہات پر بھارتی فوج کی فائرنگ سے ایک عورت ہلاک اور ۲۔ افراد زخمی ہو گئے۔

○ لاہور میں دیو سماج روڈ پر واقع ایک مسجد کو دو مذہبی گروپوں مین تصادم کے خطرہ کے پیش نظر سیل کر دیا گیا ہے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ کوریا پانچ نئے ایکسپورٹ پروموشن زون قائم کرنے میں پاکستان کی مدد کرے گا۔ دو زون سندھ اور ایک ایک پنجاب سرحد اور بلوچستان میں قائم ہوں گے۔ برطانیہ اور جرمنی کی ۲۷ کمپنیوں نے بھی سرمایہ کاری پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: ۲۱۱۱۵۹

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۱۱۵۰۰/- ڈش، ۱۲/- مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور فون: ۳۵۵۴۲۲، ۷۲۲۶۵۰۸

ھُوالشّافی
پینز کیورٹو سمیل
Pains Curative Smell
سر سے لیکر پاؤں تک ہر قسم کی دردوں کے فوری علاج کیلئے حسب ضرورت سونگھیں۔
(پیٹ درد کے لئے ڈائجسٹ کیورٹو سمیل Digest Curative Smell اور درد دل کیلئے ہارٹ کیورٹو سمیل Heart Curative Smell زیادہ مفید ہیں۔)
قیمت:۔ فی سمیل 20.00 روپے، روزمرہ کی سات کیورٹو سمیلز خوبصورت پرس میں 150.00 روپے علاوہ ڈاک خرچ 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی :۔ فی سمیل:۔ پانچ ڈالر $5
مکمل پرس چالیس ڈالر $40 (ترقی پذیر ممالک کیلئے علیحدہ ریٹ)
موجد:۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
کیورٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون:۔ سیلز 211283 ہیڈ آفس 771 کلینک 606